روزنامہ سیاست حیدرآباد

چہارشنبہ 14/نومبر 2007ء

گلوبجی سے
جملہ امراض کا موثر علاج
زم زم بہار ہیرائیل

تیار کردہ
محمد یہ پارکنس (کریم نگر)
ایس۔ بے۔ ایجنسیز
عابدس حیدرآباد
فون 66621834-9346209091

دن کے چوبیسوں گھنٹوں کے دوران ہمارے عہد کے بچے شاید ہی کچھ وقت ایسا پاتے ہوں گے جسکے دوران اُن کی زبانوں پر ٹیلی ویژن اور کارٹون سیریلس کے کرداروں کے نام نہیں آتے ہوں گے.....! سماجی دانشوروں کے مطابق ٹیلی ویژن کے ہماری نوجوان نسل پر جو اثرات مرتب ہو رہے ہیں، اُس کے لئے ٹیلی ویژن قصوروار نہیں ہے بلکہ خود والدین، اولیائے طلبہ اور سرپرست ذمہ دار ہیں، جو بچوں کے لئے نہ تو خود 'رول ماڈل' بنتے ہیں اور نہ ہی تربیت کا ماحول فراہم کرتے ہیں۔

خود بچوں کو ٹیلی ویژن کے

'The 99' دنیا کے پہلے سوپر ہیروز جو اِسلامی تہذیب وتمدن کے پروردہ ہیں

پروگرامس دیکھنے سے بظاہر منع کرتے ہیں کے سونے کا انتظار کرتے ہیں تاکہ خود ٹیلی ٹکیں۔ دوسری صورت حال ایسی ہوتی ہے رول ماڈل بنتے ہیں اور نہ کسی رول ماڈل کی عصری تعلیم اسکول کے مجبر کے ذمے اور کے ذمے ـــــ اس سارے پس منظر میں قصوں میں سے اپنے لئے کوئی نہ کوئی رول مسئلے کی سنگینی کو سمجھنے کے لئے اگر ہم درج شاید کہ کچھ سامان عبرت مل جائے اور ہماری ہدایت کے لئے دعا قبول ہو جائے ـــــ شہر حیدرآباد کی معروف فائیو اسٹار ہوٹل تاج کرشنا کا بال روم (Bali Room) ایک تقریب 'تسمیہ خوانی' کے لئے بک کیا گیا تھا۔ تقریب چونکہ 'بسم اللہ' کی تقریب تھی اسٹار ہوٹل میں منعقد کی گئی تھی، شاید اسی کے سبب سبھی مہمان بہ پابندیٔ وقت موجود تھے۔ اگر کسی کی کمی تھی تو خود اُس نونہال امیر زادے کی کمی تھی، جو کہ بعد مغرب منعقد ہونے والی تقریب میں تقریباً پون گھنٹے کی تاخیر سے اپنی والدہ کے ہمراہ پہنچا تھا۔ خیر سے، ایک بزرگ نے تقریب 'تسمیہ خوانی' کے آغاز سے پہلے معصوم سے بچے سے دریافت کیا کہ 'بیٹا! یہ بتاؤ کہ تمہیں دیر کہاں پر ہوگئی؟ ہم تو تمہارا کافی دیر سے انتظار کر رہے تھے ـــــ'۔ تو معصوم سے بچے نے بتایا کہ 'مولوی صاحب! دراصل شام چھ بجے تا میرا فیورٹ کارٹون 'Spiderman' آ رہا تھا ـــــ تو میں نے ممی سے بول دیا کہ اگر مجھے میرا شو دیکھنے نہیں دیں گی تو میں بھی عربی نہیں پڑھوں گا ـــــ'۔ اس طرح معصوم سا لڑکا پہلے 'اسپائڈر مین' کا سیریل دیکھا، پھر اس کے بعد ہی اپنی 'تسمیہ خوانی' کی تقریب میں چلنے کے لئے آمادہ ہوا۔ اب یہ کس کا قصور ہے؟ صرف اُس نونہال کے والدین کا؟ یا اس پورے سماج کا جس کا ہم اور آپ بھی ایک حصہ ہیں ـــــ؟ موجودہ دور میں بچوں کی عادات اور تربیت کے ماحول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہیں نہیں لگتا ہے کہ اس مندرجہ بالا واقعہ میں کسی مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا ہوگا۔ خیر سے، آج ٹیلی ویژن اور فلمیں گویا ہمارے سماج کے رگ و ریشہ میں گویا پوری طرح سما گئی ہیں۔ اُن لوگوں اور اُن گھرانوں کو جہاں ویژن کی آج بھی سختی سے ممانعت ہے، ایسا جاتا ہے کہ گویا اُن کا تعلق کسی اور سیارے مخلوق سے ہے ـــــ! صرف ہندوستان نہیں، سارے عالم اسلام میں نئی نسل کو چیانلس میں ٹیلی ویژن اور کارٹون کے ساتھ قصوں کا مسئلہ کافی سنگین نوعیت اختیار ہے۔ پہلے 'Tom and Jerry' اور 'Donald Duck' جیسے کارٹون کرداروں کا بول بالا تھا۔ تو اب 'اسپائڈر مین' اور 'ہیری پاٹر' کے کرداروں نے اُس کی جگہ لے لی۔ یہی نہیں، ہندوستانی ٹیلی ویژن چیانلس آپسی مسابقت اور اپنے پروگرامس کی مقبولیت کو بڑھانے کی دوڑ میں اب رامائن اور مہابھارت کو کارٹون کی شکل میں پیش کرنے لگے ہیں۔ اب تو اُن کارٹون قصوں کے جنون کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ تین سال کے کم عمر بچوں سے لے کر (13) سال کے بھی بچے بس کارٹون کے کرداروں کو ہی اپنا 'رول ماڈل' مانے لگے ہیں۔ مسلم گھرانوں کو بھی اس سے استثنیٰ حاصل نہیں ہے۔ گزشتہ دنوں تو جب ایک کارٹون فلم 'ہومائی فرینڈ گنیشا' ریلیز ہوئی تو ہر بچہ بس ایک ہی گیت گا رہا تھا کہ 'او ہومائی فرینڈ گنیشا تم رہتا ساتھ ہمیشہ'۔ شاید اسی طرح کے اور بھی چیانلس اور مسلم بچوں کی

اور روکتے ہیں اور بچوں ویژن کے پروگرامس دیکھ جس میں والدین نہ تو خود نشاندہی کرتے ہیں ـــــ! دینی تعلیم مولوی صاحب بچے خود ٹیلی ویژن اور ماڈل ڈھونڈ نکالتے ہیں۔ ذیل واقعہ پر غور کریں تو

کرداروں کو بہت زیادہ کہ لوگ اُنہی کرداروں کی کامک کرداروں میں 'آقا' اس خاتون کے کردار کو مالک بتایا گیا ہے جو کہ دنیا پیش کرنے کی صلاحیت ابلالائی' ایک سعودی کم عمر

ذہنی رنگ بھی نہیں دیا اور نہ ایسا پیش کیا پرستش کرنے لگیں۔ نائف الطاوی کے امیرہ خان' جو کہ پاکستان کی ہیں، لیکن کامک سیریز میں غیر معمولی صلاحیتوں کا بھر کے نقشے اور نظام سختی کو بھی نقشہ میں رکھتی ہے۔ ایک دوسرا کردار 'نوائف نوجوان کا ہے۔ نوائف دراصل ایک زمینی سرنگ کا شکار بنتا ہے، لیکن اُس حادثہ میں اُس کی جان نہیں جاتی بلکہ اُس کا جسم غیر معمولی انداز میں بڑا بن جاتا ہے۔ 'فتح' نام کے ایک کردار کا تعلق انڈونیشیاء سے بتایا گیا ہے، جو کہ جہاں چاہے، وہاں پہنچنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ 'نورا یا دانا' نام کے ایک کیریکٹر کی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ حق کی روشنی کو دوسروں میں دیکھ سکتی ہے۔ 'موجیز' نام کی ایک لڑکی کا کردار ہے جو مردوں کا بھیس بدل کر متحدہ عرب الامارات میں منعقدہ ایک کشتی کے مقابلے میں شرکت کرتی ہے۔ اُس لڑکی کا کردار ایک مجاہدہ کے طور پر ہے۔ جب سے 'Comic' کتابوں کا سلسلہ شروع ہوا ہے، یہ مغرب میں لکھی جاتی تھی اور پھر وہاں سے سارے عالم شمول مشرق کے ممالک کو پہنچتی تھیں۔ کامک صرف کہانیوں کو ہی نہیں پیش کرتے بلکہ اپنے ساتھ مغربی ممالک کی تہذیب وتمدن اور کلچر کو بھی لے آتے تھے، لیکن "The 99" کامک کے تحت پیش کی جانے والی کامک بک اگرچہ مشرق وسطیٰ میں تحریر کی گئی ہے، لیکن (Cultural Export) کی ایک اچھی کوشش سے تعمیر کی جا رہی ہے، جس کے ذریعہ مغرب کے لوگوں کو بھی اسلامی تہذیب وتمدن، عادات واطوار سے واقفیت تو ہوگی ہی، ساتھ میں ابھی تک مغربی (Comic) کے دیوانے بچوں کے لئے مشرق کی تہذیب وتمدن سے کارٹون/کامک کے ذریعہ واقفیت حاصل ہو سکے گی۔ کوئی مانے یا نہ مانے، مشرق وسطیٰ اور جنوب مغربی ایشیائی ملکوں میں 'Spiderman' کے بعد فی الحال سب سے زیادہ مقبول کارٹون کی کتاب کا میں کامیابی کے بعد اس کارٹونی کہانیوں کی امریکی بازار میں پیش کر دیا گیا۔ کہانیوں کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اُن کو ایسا لے گا جو بر تعدیب تن کرتی ہے۔ جا سکتا ہے کہ بچوں کو بچپن میں کارٹون کے تمدن کا سبق پہنچایا جا تا رہے، تو بہت ممکن کہانیوں کی بجائے با مقصد اور معلوماتی

"The 99" کو بچوں کی درجہ مل گیا ہے ـــــ! ایشیاء کتاب کو اکتوبر کے وسط "The 99" کارٹونی کہانیوں کا ایک کردار آپ اس سے بھی اندازہ لگایا ذریعہ ہی اسلامی تہذیب و ہے کہ وہ بے مقصد کی

ٹیلی دیکھنا کی میں ہی درپیش ساتھ کرتا

اسباق سے نہ صرف لطف اندوز ہو سکیں گے بلکہ اسلام کی تہذیب وتمدن کے ساتھ ساتھ اپنے مذہبی اعتقادات کی پوری حفاظت بھی کر سکیں گے۔ بہر حال ایک بات تو طے ہے کہ بچوں کی تربیت اور تعلیم کا ذمہ بنیادی طور پر والدین کا ہی ہے اور والدین کا ہی رہے گا ـــــ اب جو والدین اپنی ذمہ داریوں سے راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں اور اپنی ذمہ داری ٹیلی ویژن اور قصوں پر چھوڑ رہے ہیں ـــــ تو اُن کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اُس مواد (Content) کا بھی خیال رکھیں جو ٹیلی ویژن کارٹون سیریلس اور قصوں کے ذریعہ بچوں تک پہنچ رہا ہے ـــــ کاش اگر کوئی سمجھائے ـــــ بچوں کے ذہن کتنے نازک ہوتے ہیں ـــــ!

ـــــ محمد مصطفیٰ علی سروری